



سوال

(1086) کیا آپ ﷺ نے بھی کسی عورت سے مصافحہ کیا تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک واقعہ سنا ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے آپ سے سلام کیا۔ اس موقع پر آپ نے اس عورت کے ہاتھ کو کھر درسا پایا اور فرمایا: "کیا یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟"

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: یہ قصہ کسی جاہل کا من گھڑت اور وضع کردہ ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ دیا ہے۔ بالخصوص عورتوں سے مصافحہ کے مسئلہ میں اس کا کہیں کوئی وجود نہیں ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

”اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی (اجنبی) عورت کا ہاتھ نہیں بھسوا، نہ بیعت کے لیے نہ کسی اور کام سے۔“

جبکہ آپ معصوم بھی تھے اور بیعت میں مصافحہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے، مگر آپ علیہ السلام نے عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کا یہ کام نہ کرنا، جبکہ آپ معصوم ہیں، اور یہ موقع اس (مصافحہ) کا متقاضی بھی ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کام دوسروں کے لیے حرام ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو معجم طبرانی میں بسندِ حید حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَآنَ يَطْعَنُ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِخَيْطٍ مِنْ خَيْدِ نَخِيلَةٍ مِنْ أَنْ يَمْسُ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهٗ

”تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کوئی سوئی بچھو دی جائے، یہ اس کے لیے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔“ (المعجم الکبیر

للطبرانی: 211/20، حدیث: 486۔)

آپ ایسے لوگوں کی باتوں سے محتاط رہیں جنہیں دین کا کچھ علم نہیں اور اجنبی عورتوں سے ہاتھ ملانے سے پرہیز کریں۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ اس حدیث میں ”مس“ (ہاتھ لگانے) کا مضموم مباشرت اور جماع نہیں ہے۔ لغوی طور پر اس لفظ کا ترجمہ ”جلد کا جلد کے ساتھ لکنا اور بچھو جانا“ ہے۔ اور اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ دوسری جگہ جہاں ”مس“ کے معنی مباشرت اور جماع کے ہیں تو ہر جگہ یہ دوسرے ہی معنی مراد لیے جائیں۔ یہ جاہلوں کا انداز ہے۔ لفظ کو اولاً اس کے لغوی معنی ہی میں لینا چاہیے۔ اور جب تک کوئی نص یا اجماع نہ ہو



اس کے حقیقی معنی سے مجازی معنی میں نہیں لینا چاہیے۔

اس کی ایک اور مثال 'إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ' ہے۔ اس میں اللہ عزوجل کی صلا قلمی نبی پر رحمت نازل کرنا اور اسے عزت دینا ہے۔ تو کیا اس کا مفہوم یہ لیا جائے کہ جہاں بھی لفظ "صلاة" آیا ہے، وہاں دوسرے ہی معنی مراعلیے جائیں؟ ہم اس طرح نہیں کہتے۔ ائمہ نے اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔ تو آپ ان "دین کے دکانداروں" سے مٹھاٹ رہیں۔ ان لوگوں نے اس مفہوم کی ایک اور روایت بھی بنا رکھی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیعت کے موقعہ پر جناب عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور آپ نے ایک عورت سے مصافحہ کیا، اور پھر دوسری بار آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔" تو یہ ایسی باتیں ہیں جن کا کوئی وجود نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 763

محدث فتویٰ